(ج) اخلاق و آداب

ا۔ احترامِ انسانیت

مقاصد تدریس

اس سبق کے مطالعہ کے بعد طلبا اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ احترامِ انسانیت کے حوالے سے اسلام کی تعلیمات کو بیان کرنے کے اہل ہو جائیں گے۔
- ☆ اسلام سے قبل کے حالات کا جائزہ اور انسان کی تباہی کا منظر پیش کر سکیں گے۔
- ☆ احترام انسانیت کے اصول کو اپنا کر عملی زندگی میں اس پر کاربند ہونے کا جذبہ ملے گا۔

انسان کو ربّ کائنات نے تمام مخلوقات پر اپنے فضل سے برتری اور فضیلت عطا کر کے اسے اشرف المخلوقات بنا دیا۔ تاریخ انسانی گواہ ہے کہ روئے زمین پر بہت بڑی تعداد میں مصلحین، خطباء، فلسفی، حکمران، بادشاہ، جنگجو فاتحین اور مقننین گزرے ہیں۔ جنھوں نے نقشۂ حیات کو بار بار زیروزبر کیا ہے لیکن ان سب کی تعلیمات کارناموں اور ان کے پیدا کردہ نتائج کو دیکھتے ہیں تو اگر کہیں خیر و فلاح دکھائی دیتی ہے۔ تو وہ جزوی قسم کی ہے۔ اُن کے اثرات زندگی کے ایک گوشے پر اُبھرتے ہیں۔ پھر خیر و فلاح کے ساتھ ساتھ طرح طرح کے مفاسد ترکیب پاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

انبیاء کرام کے ماسوا کوئی عنصر تاریخ میں ایسا دکھائی نہیں دیتا جو انسان کو اندر سے بدل چکا ہو اور انسان کو کرامت اور احترام کے بلند مقام پر پہنچا سکا ہو۔

اللہ کے آخری رسولؐ کا ظہور ایسے حالات میں ہوا جبکہ پوری انسانیت تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ہر طرف وحشت کا دور دورہ تھا۔ شرک اور بت پرستی کی لعنت نے معاشرے کا ستیاناس کر رکھا تھا۔

مصر، ہندوستان، بابل، نینوا، یونان اور چین کی تہذیبیں انسانیت کی خدمت نہ کر سکنے کے باعث نابود ہو چکی تھیں اور روم و فارس کی تہذیبوں کی ظاہری چمک دمک آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی تھی۔ مگر ان شیش محلوں کے اندر بدترین مظالم کا چلن تھا۔ جس کے سبب انسانیت کے زخموں سے تعفن اُٹھ رہا تھا۔ بادشاہ خدا بنے ہوئے تھے اور لوگوں سے بھاری ٹیکس، رشوتیں، خراج اور نذرانے لے کر ان کا گلا خوب دبوچ رہے تھے اور ان سے جانوروں کی مانند بیگاریں لے رہے تھے۔ عوام کے مسائل اور مصیبتوں سے ان کی کوئی دلچسپی اور ہمدردی نہ تھی اور نہ ان کے پاس ان مسائل کا کوئی حل تھا۔ ان بالادست طبقوں کی عیاشیوں اور نفس پرستیوں نے اخلاقی روح کو ہلاک کر دیا تھا۔ ہر طرف طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا۔ رومی اور ایرانی سلطنتوں کے باہمی ٹکراؤ سے انسانیت بُری طرح پامال ہو رہی تھی۔ ایرانی غالب آتے تو پھر کلیسا آتش کدے بن جاتے، رومی غلبہ پاتے تو آتش کدے کلیساؤں میں تبدیل ہو جاتے۔ نتیجے میں مفتوحین کو جبری تبدیلی مذہب سے گزرنا پڑتا یا منافقت اختیار کرتے۔ تشدد کی اس خوفناک فضا میں صدائے احتجاج بلند کرنا محال تھا۔ تلخ احساسات رکھنے کے باوجود انسان کو ضمیر کی آزادی کسی درجہ حاصل نہ تھی۔ انسانیت بازاروں میں بک رہی تھی۔ بچیاں زندہ درگور ہو رہی تھیں، شراب زنا اور جوئے سے ترکیب پانے والی

جاہل ثقافت زوروں پر تھی۔ مکہ اور طائف کے مہاجنوں نے سود کے جال پھیلا رکھے تھے۔ حاصل مدعا یہ کہ انسان خواہش پرستی کی ادنیٰ سطح پر گر کر درندوں اور چوپایوں کی شان سے جی رہا تھا۔

نورِ اسلام کا ظہور

مشیّتِ الٰہی سے خلقِ خدا کے لئے نجات دھندہ اور انسانیت کو صراطِ مستقیم پر لانے کے لئے اور انسان کو احترام کا مقام دلانے کیلئے حضور ﷺ کی بہترین ہستی کا انتخاب ہوتا ہے۔ آپ کی دعوت نے اجتماعی انسان کو اندر سے بدل دیا اور صبغۃ اللہ کا ایک ہی رنگ مسجد سے لیکر بازار تک' مدرسے سے لیکر عدالت تک' گھر سے لیکر میدانِ جنگ تک چھا گیا۔ ذہن بدل گئے' خیالات کی رَو بدل گئی' نگاہ کا زاویہ تبدیل ہوا' عادات و اطوار بدل گئے۔ خیر و شر کا معیار اور جائز و ناجائز کے پیمانے تبدیل ہوئے' حقوق و فرائض کی تقسیمیں' صلح و جنگ کے اسالیب' معیشت اور معاشرت کے طریقے تبدیل ہوئے۔ تمدن کے ایک ایک شعبے کی کایا پلٹ گئی۔ ہر طرف خیر و فلاح' تعمیر و ارتقاء اور بناؤ ہی بناؤ تھا۔ کسی جانب فساد نہ تھا' کسی گوشے میں بگاڑ نہیں رہا اور ایک بار پھر انسان کو احترام و تکریم کی فضا میسر ہوئی۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ. (سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۷۰)

ترجمہ: ''اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو کرامت اور شرافت عطا فرمائی''

اسی آیت میں ارشاد ہے:

وَ فَضَّلْنٰا ھُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلاً

ترجمہ: ''اور ہم نے انہیں (بنی آدم) کو بہت ساری دیگر مخلوقات پر برتری اور فضیلت بخشی''

سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۳۰ میں فرماتے ہیں:

وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْملٰئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً

ترجمہ: ''اور یاد کرو جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر اپنا خلیفہ (نائب) مقرر کرنے والا ہوں''

خلافت کے منصب سے نوازنے اور علم کی دولت سے مالا مال کرنے کے بعد اسے فرشتوں کا مسجود ٹھہرایا اور زمین پر بھیجنے کیساتھ ساتھ انسان کو شتر بے مہار کی طرح نہ چھوڑا بلکہ اسے ہدایت کی عظیم نعمت سے بھی نوازا۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

وَ ھَدَیْنٰہُ النَّجْدَیْنِo (سورۃ البلد۔۱۰)

ترجمہ: ''ہم نے انسان کو دونوں راستے دکھا دیئے'' (یعنی ہم نے انسان کو خیر و شر اور حق و باطل میں تمیز کی صلاحیت بھی عطا کی اور دونوں راہیں ان کے سامنے کھول دیں)

الغرض اسلام اور قرآن نے انسان کو وہ احترام بخشا جس کی تفصیلات پر ضخیم کتابیں لکھ کر بھی گِنا نہیں جاسکتا۔ البتہ یہاں ہم چند پہلوؤں پر اختصار سے روشنی ڈالتے ہیں۔

۱۔ سب سے پہلے تو اسلام نے انسان کو جینے کا مکمل حق دیا۔ بلکہ ایک انسان کے ناحق قتل کو پوری انسانیت کے قتل کرنے کا مترادف قرار دیا۔

۲۔ ہر انسان کی عزت و آبرو کو محفوظ اور محترم قرار دیا۔

۳۔ ہر انسان کے مال و دولت اور حقِ ملکیت کو تحفظ دیا۔

۴۔ مسلمان کیا، ذِمّی کو بھی مساویانہ حقوق شہریت عطا کیے۔

۵۔ غلامی کی مکروہ رسم کو توڑ کر بہت ساری عبادات اور معاملات میں غلام کی آزادی کو بطور کفارہ لازم قرار دیا۔

۶۔ قتل کرنے کی صورت میں صرف قاتل سے بدلہ لینے کا اصول دیا۔ قاتل کے دوسرے رشتہ داروں کو اس جرم کی سزا دینے سے منع فرمایا۔

۷۔ عورت کو جینے کا حق دیا۔ اُسے زندہ درگور کرنے کے بجائے اس کی پیدائش کو باعث رحمت قرار دیا اور ماں کے قدموں تلے جنت قرار دے کر عظیم شان عطا کی۔

۸۔ دو بچیوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کو جہنم سے آزادی کا پروانہ قرار دیا۔

۹۔ عورت کو میراث میں حصہ دار ٹھہرایا۔ ملکیت کا حق دیا اس کی شہادت اور رائے کو بہت سے امور میں معتبر قرار دیا۔

۱۰۔ ہدایت کے سرچشمے سے سیرابی کا موقع ہر فردِ بشر کو فراہم کیا۔

۱۱۔ فضیلت و برتری کے معیار کو تقویٰ کی بنیاد پر رکھ کر لسانی، نسلی، گروہی اور جغرافیائی تعصّبات کو روند ڈالا۔

۱۲۔ سود، شراب، جوئے، زِنا اور عصمت دری کو بدترین جرم قرار دے کر ہر انسان کو کسبِ حلال کے جائز مواقع تلاش کرنے کی تعلیم دی اور عفت و حیاء کی زندگی گزارنے کی ترغیب دی۔

مشق

1۔ مندرجہ ذیل کے تفصیلی جوابات مطلوب ہیں

(i احترام انسانیت سے کیا مراد ہے؟ تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

(ii اسلام سے قبل انسانیت جن حالات سے دوچار تھی اس کی تفصیل بیان کریں۔

(iii دوسری تہذیبوں کے مقابلے میں اسلام نے انسان کو کس طرح اعزاز و تکریم سے نوازا۔

(iv اسلام نے کون سے بنیادی حقوق انسان کو دیئے۔

(v عورت کو اسلام نے کیا احترام دیا ہے؟

2۔ درست جواب تلاش کر کے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) انسان کو زمین پر بھیجنے کے بعد اُسے.................۔

(ہدایت دی ۔ شتر بے مہار کی طرح چھوڑا)

(ب) اسلام نے برتری اور فضیلت کا معیار.................کو قرار دیا ہے۔

(انسانیت ۔ عصبیت ۔ تقویٰ)

(ج) غالب انسانی تہذیبوں کے باعث مفتوحین.................۔

(رائے کا اظہار کر سکتے تھے ۔ منافقت سے کام لیکر خاموش ہو جاتے ۔ مذہب تبدیل کر جاتے)

3۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) اسلام نے فضیلت اور برتری کا معیار کس چیز کو قرار دیا ہے؟

(ب) کیا قتل کے مجرم کے بدلے اس کے رشتہ دار کو اسلام میں قتل کرنے کی اجازت ہے؟

(ج) دین اسلام کے علاوہ کوئی اور نظام عدل و امن کا ضامن ہو سکتا ہے؟

4۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

i) اسلام نے تعلیم دی ہے۔

(الف) عصبیت کی (ب) لسانی اور گروہی تعصب کی (ج) اتحاد و یگانگت کی

ii) انسان کو دیگر مخلوقات پر برتری حاصل ہے:

(الف) ذہانت کی وجہ سے (ب) علم کے سبب (ج) کثرت کی وجہ سے

iii) دین اسلام نے عورت کو دیا ہے۔

(الف) عزت کا مقام (ب) غربت کا مقام (ج) شہرت کا مقام